Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۱۱

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | پیر ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ✦ ۲۶ امان ۱۳۶۳ھش ✦ ۲۶ مارچ ۱۹۸۴ء | نمبر ۷۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ امان / مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

متلی اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں حلم سے دنیا کو خدا کی طرف کھینچوں

"خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کی رُو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے۔ کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے۔ اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اپنے مقربوں پر ظاہر کر دیتا ہے کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۳-۱۴)

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کی مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی روزمرہ کی ملاقات بند رہے گی۔ اگر کسی نے بیرون ملک جانا ہو یا اس قسم کی کوئی اور اشد مجبوری درپیش ہو جس سے استثناء کا جواز نکلتا ہو تو استثنائی حالات بیان کر کے ملاقات کی درخواست کر سکتے ہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم یوسف سہیل صاحب شوق نائب مدیر روزنامہ الفضل کو مورخہ ۱۷ مارچ دوسری بچی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام عاصمہ سہیل تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر محمد جی صاحب آف راولپنڈی کی پوتی اور مکرم سید تفضل حسین شاہ آف بہاول نگر کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کے نیک اور خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا فرید احمد۔ مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زائرین مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء / ۱۳۶۳ھش کے لئے

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ زائرین مجلس مشاورت کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ داخلہ جاری کئے جائیں گے۔

امراء اضلاع۔ امراء مقامی اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔

جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم مسیح موعود

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۸۴ء شام سات بجے مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہوگا۔

مستورات کے لئے بھی انتظام ہوگا

جملہ احباب جماعت لاہور سے شرکت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

مورخہ ۵ تا ۷ اپریل بروز جمعرات جمعہ، ہفتہ انشاء اللہ آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوگا۔ نگران کبڈی اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنائیں اور جلد از جلد اپنی ٹیموں کے اسماء سے مطلع فرمائیں

صدر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

ضروری اعلان

تمام اضلاع کی صدر صاحبات جو مجلس مشاورت کے موقعہ پر منعقد کی جانیوالی ضلعی میٹنگ کے لئے ربوہ تشریف لا رہی ہیں وہ ربوہ پہنچتے ہی شوریٰ کے انعقاد سے قبل حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ سے ملیں اور دفتر لجنہ سے اپنا مشاورت کا ٹکٹ حاصل کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

غیبت اور چغلخوری ویسی گندی صفات ہیں جنہوں نے ساری دنیا میں آفت ڈھائی ہوئی ہے

یہ بیماریاں معاشرہ کو دکھوں میں مبتلا کر کے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ستاری سے خالی کر دیتی ہیں

ان بدیوں کو معمولی نہ سمجھیں جب یہ قومی شکل اختیار کرتی ہیں تو انسانوں کو ہولناک انجام سے دوچار کر دیتی ہیں

احمدیوں کو بہت ہی مضبوط ارادے اور قوی فیصلے کے ساتھ ان خطرناک بدیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے

دعاؤں کے ذریعہ ان بدیوں کو دور کریں ان بھائیوں کے لئے دعائیں کریں جنہیں آپ کی زبانوں نے نقصان پہنچایا ہو

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۷ صلح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی ربوہ

نوٹ: یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ..... وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

(الحجرات آیت ۱۳)

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۳۷)

ا۔ پھر فرمایا:۔

خطبہ سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی ایک صاحب صفوں کو پھلانگتے ہوئے آگے تک پہنچے جو ممنوع ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔ سوائے اس کے کہ آگے جگہ خالی ہو اور درمیان میں سے بھی جگہیں خالی ہوں اور ان خالی جگہوں سے گزر کر انسان اگلی صف کو پورا کرے۔ پیچھے آنے والوں کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ پہلے آنے والوں کو تکلیف دیں اور ان کے کندھوں پر سے گذرتے ہوئے اور ٹھوکریں مارتے ہوئے آگے آئیں لیکن جو دوسرا پہلو ہے وہ اور بھی زیادہ قابل فکر ہے کہ منتظمین نے کوئی ایسا انتظام نہیں کیا ہوا کہ اگر کوئی ایسی حرکت کرے تو بیچ میں بیٹھے ہوئے خدام یا انصار جنہیں معلوم ہو کہ ہمارا یہ کام ہے بغیر آواز بغیر بولے ان کو روک دیں اور یہ بہت اہم بات ہے۔ ایک منظم جماعت کو ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے اور اس قسم کی چھوٹی چھوٹی خامیوں کی طرف نظر رکھنی چاہیئے۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے اللہ تعالیٰ کی صفات عفو اور ستاری سے متعلق یہ بیان کرتے ہوئے بتایا تھا کہ

صفات باری تعالیٰ کا نظام

بہت ہی گہرا اور مربوط نظام ہے اور ہر صفت ایک دوسری صفت سے ملتی ہے اور رفتہ رفتہ ایک صفت دوسری صفت میں تبدیل ہوتی چلی جاتی ہے اور صفت کے ہر کنارے پر ایک اور صفت باری کا تعلق موجود رہتا ہے۔ اس کے برعکس ان صفات کے فقدان سے بعض بدیاں پیدا ہوتی ہیں اور جس طرح صفات حسنہ کا آپس میں تعلق ہے۔ اسی طرح صفات سیئہ کا بھی آپس میں تعلق ہے۔ صفات باری تعالیٰ اگر کسی جگہ کو چھوڑ دیں تو وہاں ایک خلا پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ خلا بدیوں سے بھر جاتا ہے جس طرح روشنی کے فقدان سے وہاں تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس لئے اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے الٰہی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ صفات باری تعالیٰ کی طرف بہت گہری توجہ دیں۔ وہی صفات جب انسان کے سانچوں میں ڈھلتی ہیں تو اخلاق حسنہ بن جاتی ہیں اور جب وہ انسان ان سے محروم رہنا شروع ہو جاتا ہے تو اخلاق سیئہ ہو جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر میں نے عفو اور ستاری کے برعکس جو صفات سیئہ ہیں ان کو آج کے خطبہ کا موضوع بنایا ہے۔

عفو کا مطلب معاف کرنا بھی ہے لیکن اس کے اصل معنی ہیں ایک چیز کو کلیتہً نظر انداز کر دینا گویا وہ تھی ہی نہیں۔ گویا اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عفو کے معنی فرمائے ہیں۔ ان میں یہی مفہوم ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو حیادار قرار دیا ہے۔ بے حد حیا کرنے والا۔ وہ گناہ کرتے ہوئے بندوں پر نظر رکھتے ہوئے بھی ایسا سلوک فرماتا ہے جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس نظر کی حیاء کا نام دراصل عفو ہے اور ایسے شخص کو عَفُوٌّ کہتے ہیں جس شخص میں عفو نہیں ہوتا اس میں دو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جس طرح عفو کے نتیجہ میں ستاری پیدا ہوتی ہے جو خود کسی بندہ سے عفو کا سلوک کرے اس کی فطرت کے خلاف ہے کہ وہ اس کی بدیاں لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک پہنچائے۔ وہ تو اتنا شرماتا ہے کہ اپنے تک بھی وہ بدیاں نہیں پہنچنے دیتا، حلم سے خود شرما جاتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوسروں تک ان بدیوں کو پہنچائے پس عفو کے نتیجہ میں ستاری پیدا ہوتی ہے اور عفو کے فقدان کے نتیجہ میں

دو بدیاں براہ راست پیدا ہوتی ہیں

ایک ستاری کے فقدان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ عفو اگر نہ ہو تو سب سے پہلے ظن اس کی جگہ لے لیتا ہے یعنی جو برائیاں نظر نہیں آرہیں ان میں بھی انسان ظن شروع کر دیتا ہے کہ یہ بھی ہو۔ چونکہ برائی دیکھنے کا شوق ہوتا ہے چسکا ہوتا ہے، کسی کی بدیاں دیکھنے سے لطف آتا ہے تو جب وہ بدیاں نظر نہیں آتیں تو عادت جو گندی پڑ چکی ہے۔ یہ چسکا تو پورا کرنا ہے پھر وہ ظن کے ذریعہ پورا کیا جاتا ہے کہ ہاں یہ نظر تو نہیں آئی مگر ہوگی ضرور، اس کے پیچھے ضرور کوئی خرابی موجود ہے جو مجھے نظر نہیں آئی اور پھر ظن تجسس کو جنم دیتا ہے۔ آگے بڑھ کر انسان کہتا ہے اچھا نظر نہیں آئی ہوگی تو ضرور تو کیوں نہ میں تلاش کروں، کھوج نکالوں۔ ایسے لوگ دوسروں کی بدیاں تلاش کرنے میں اپنی عمر عزیز ضائع کر دیتے ہیں اور دوسرے پہلو پر چونکہ ستاری نہیں رہتی، عفو نہ ہو تو ستاری ہو ہی نہیں سکتی۔ ستاری نہ ہونے کے نتیجہ میں پھر یہ بدیوں کو دوسری جگہ پہنچاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں پھر آگے دو بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔

ایک غیبت اور دوسری چغل خوری

غیبت ایسی بات کو کہتے ہیں جو کسی کے غیب میں کی جائے۔ یعنی غائبانہ طور پر کسی کے متعلق کہی جائے اور وہ بات ایسی ہو کہ اس سے دوسرے کو دکھ پہنچے۔ اگر وہ سن لے تو اس کو تکلیف پہنچے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیبت کی جو تعریف بیان فرمائی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غیبت اس بات کو نہیں کہا جاتا کہ کسی کے متعلق جھوٹی بات کہیں بلکہ غیبت اس بات کو کہا جاتا ہے کہ سچی بات کہیں لیکن وہ بات ایسی ہو کہ جس کے نتیجہ میں اسے دکھ پہنچتا ہو۔ اگر غائبانہ کی جائے تو اس کا نام غیبت ہے اور اگر موجودگی میں کی جائے تو اس کا نام دلآزاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ غیبت کرنا تو برا ہے یعنی غائبانہ بات نہیں کرنی چاہیئے۔ جب ان سے پوچھا جائے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ میں تو اس کے منہ پر بھی کر سکتا ہوں تو فرمایا ایک اور بدی کرو گے۔ پہلے تو غیبت کر رہے تھے اب دل آزاری بھی کرو گے۔

پس غیبت کا یہ مفہوم بہرحال نہیں ہے کہ غائبانہ تو نہ کی جائے لیکن سامنے کی جائے۔ جب سوسائٹی کو دکھ سے بچانا مقصود ہے تو لازماً غائبانہ کی بات ہو یا حاضر کی دونوں ناجائز ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی تفصیل تعلیم دی ہے کہ بدیوں کا اثر جہاں جہاں پہنچتا ہے وہاں آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پہونچی۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی توجہ اس طرف مبذول فرمائی اور آپ نے اس کے مطابق نصیحت فرمائی۔ چنانچہ غیبت کے نتیجہ میں ایک اور برائی پیدا ہوتی ہے وہ دکھ پہنچانے کا مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے یعنی چغل خوری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت تو منع ہے ہی لیکن اگر کوئی کسی کو غیبت کرتے ہوئے سنے اور وہ اس بات کو اس شخص تک پہنچا دے جس سے متعلق کہی گئی تھی تو اس چغل خور کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کسی کی طرف تیر پھینکے اور تیر نشانے پر نہ لگے اور وہ اس کے قدموں میں جا گرے اور کوئی شخص اس کے قدموں سے تیر اٹھا کر اس کے سینہ میں گھونپ دے کہ میں نے اس کا مقصد پورا کر دیا ہے۔ تو چونکہ دل آزاری منع ہے۔ بنیادی چیز بات ہے وہ یہ ہے کہ

دل آزاری منع ہے

کسی کو دکھ دینا منع ہے، کسی کے گناہوں پر نظر رکھنا منع ہے۔ گناہوں سے حیا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اس لئے وہ تعلیم سب جگہ جاری و ساری نظر آتی ہے ہر جگہ وہ اثر پذیر نظر آتی ہے اور جہاں جہاں اس کا فقدان ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں بدیاں پھوٹتی ہیں اور بدیوں میں بھی اسی طرح شاخ در شاخ برائیاں آگے پھوٹتی چلی جاتی ہیں۔ یہ اتنی اہم چیز ہے کہ اکثر دنیا کے فساد خصوصاً خاندانی فساد اسی کے نتیجہ میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اتنا دکھ پہنچایا ہے ہمارے معاشرے کو اس گندی عادت نے اور یہ گندی عادت انسانی مزاج میں ایسی گہری داخل ہو چکی ہے کہ صرف ہندوستان اور پاکستان کا سوال نہیں تمام دنیا میں یہ گندی عادت موجود ہے اور ہر جگہ معاشرہ کو اس نے تباہ کر رکھا ہے۔ بیرونی دنیا جو مصروف ہو چکی ہے، جو اقتصادی لحاظ سے آگے بڑھ گئی ہے جن کے پاس وقت نہیں رہا۔ ان کو بھی جب وقت ملتا ہے تو وہ چغلی ضرور کرتے ہیں، غیبت ضرور کرتے ہیں اور خصوصاً عورتوں میں یہ مرض بہت ہی زیادہ ہے۔ اس لئے یہ ایک عالمی بیماری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عالمی طور پر اللہ تعالےٰ کی صفت عفو کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے، اس سے غفلت کی گئی ہے اس سے اجنبیت برتی جا رہی ہے۔ اور جب صفت عفو سے نفرت کی جائے گی اس کو دھتکارا جائے گا تو جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا اللہ تعالےٰ کا عفو اسی حد تک بندوں سے کم ہو جائے گا کیونکہ جو لوگ عفو نہیں کرتے وہ عفو کے سلوک کے حقدار نہیں رہتے، جو لوگ ستاری نہیں کرتے وہ

خدا تعالےٰ کی صفت ستاری

کے حقدار نہیں رہتے اس کی رحمت اور اس کی تجلی کے حقدار نہیں رہتے۔

ساری دنیا میں ان دو گندی صفات نے دو طرح سے مصیبت ڈالی ہوئی ہے اور آفت ڈھائی ہوئی ہے۔ ایک تو یہ بیماریاں براہ راست معاشرہ کو قسم قسم کے دکھوں میں مبتلا کر رہی ہیں اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت سے یہ معاشرہ خالی ہو جاتا ہے، اس کے عفو اور اس کی ستاری سے یہ معاشرہ خالی ہو جاتا ہے اور انسان کی غلطیوں کے نتیجہ میں جو خدا رحمت کا سلوک فرماتا ہے اور اس کی تقدیر خاص اس کو مصائب سے بچاتی ہے۔ وہ تقدیر خاص عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اس لئے جماعت کو ان اہم باتوں کی طرف بہت ہی توجہ دینی چاہیئے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو غیبت سے متعلق تعلیم دی اور اس سے ملتی جلتی برائیوں سے متعلق چند احادیث کا میں نے انتخاب کیا ہے تاکہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک الفاظ میں ہی جماعت کو نصیحت کروں۔

ایک مرتبہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کہ جانتے ہو غیبت کیا ہوتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا "تو اپنے بھائی کا اس انداز سے ذکر کرے جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کی گئی کہ حضور کا کیا خیال ہے کہ اگر وہ بات جو میں نے کہی ہے میرے بھائی میں پائی جاتی ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے تیرے بھائی میں موجود ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے اگر موجود نہیں تو تو نے اس پر بہتان باندھا ہے"[1]

اس لئے ہمیشہ

بہتان اور غیبت کا فرق

محفوظ رکھیں۔ غیبت جھوٹی بات کو نہیں کہتے غیبت سچی بات کو کہتے ہیں لیکن وہ سچی بات جو دکھ دینے والی ہو۔ اس ضمن میں بسا اوقات آپس کی بحث میں دو لڑنے والوں کے درمیان آپ یہ فقرہ بھی سنیں گے کہ میں جھوٹ کیوں بولوں میں نے جو سچی بات ہے وہ منہ پر کہہ دی ہے، میری عادت ہے میں ہڑ اصاف گو ہوں اور سچی بات منہ پر مارتا ہوں۔ ایسے "صاف گو" پر خدا تعالےٰ کے رسولؐ نے لعنت ڈالی ہوئی ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کا عذاب اس کو پکڑے گا اور بڑی سخت تحذیر فرمائی ہے اور اس سے متعلق انذار کی بہت سخت پیشگوئی

---

[1] صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم الغیبۃ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی ہے اور نقشہ کھینچا ہے کہ ایسے "صاف گو" لوگوں سے قیامت کے دن کیا سلوک ہوگا۔ تو سچ کا یہ مطلب، یہ تصور بالکل جھوٹا اور باطل اور جاہلانہ ہے کہ جو بات دکھ پہنچانے والی ہو وہ کسی کے منہ پر ماری جائے۔ ایسے صاف گو لوگ خدا کو بالکل پسند نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں جماعت میں ایسے صاف گو لوگ نہیں چاہئیں۔ ہمیں تو ویسے صاف گو لوگ چاہئیں جیسے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، ان سے زیادہ صاف گو کون ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ دکھوں کی باتیں لوگوں تک پہنچانے سے احتراز فرماتے تھے اور اس سے منع فرمایا کرتے تھے اور دکھوں کی باتیں لوگوں سے متعلق کرنے سے احتراز فرماتے تھے اور ان سے منع فرماتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر موجود نہیں تو تو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

"الترغیب والترھیب" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد درج ہے کہ "جس کے پاس اس کے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کا اندفاع کرکے اس کی مدد نہ کرے حالانکہ وہ اس کی مدد کر سکتا تھا۔ تو اس کا گناہ دنیا اور آخرت میں اسے بھی پہنچے گا۔"[1]

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے تو صرف غیبت سنی ہے حصہ تو نہیں لیا، خود کسی کے خلاف برائی نہیں کی۔ ان سے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ انہوں نے بھی گناہ سے حصہ پا لیا۔ اگر تم سنتے ہو اور منع نہیں کرتے اور برا نہیں مانتے یا اپنے بھائی کا دفاع نہیں کرتے تو ایسی صورت میں غیبت کے گناہ میں تم بھی حصہ دار ہو گئے۔ پھر سنن ابی داؤد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب مجھے معراج کے لئے لے جایا گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے جبرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں تو اس نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ یہاں تجسس کا بھی ذکر فرمایا۔ کسی کے متعلق ایسی باتوں کی تلاش کرنا کہ وہ بے آبروئی کا موجب بنے اور پھر غیبت کرکے لوگوں تک پہنچانا یہ برائیاں اتنی خطرناک ہیں کہ ان کی سزا جو خدا تعالےٰ نے تجویز فرمائی وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے روز دکھائی گئی۔

مسند احمد بن حنبل کی ایک اور حدیث ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! جو زبان سے تو ایمان لائے ہو مگر دل میں ایمان داخل نہیں ہوا تم مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے عیوب اور ان کی

کمزوریوں کا پیچھا نہ کیا کرو

ان کی ٹوہ میں نہ لگے رہو کیونکہ جو شخص ان کی کمزوریوں کا پیچھا کرے گا اللہ تعالےٰ اس کی کمزوری اور اس کے عیب کو اس طرح ظاہر فرما دے گا کہ اسے خود اس کے گھر میں ہی رسوا کر دے گا۔

اس مضمون کی ایک اور حدیث میں نے گذشتہ خطبہ میں بیان کی تھی اس میں جو زائد پُر لطف بات ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ۔ (الحجرات آیت: ۱۵)

کہ اے بدو لوگو! جو بظاہر ایمان لائے ہو کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے تمہارے دلوں میں تو ایمان نے جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔ داخل ہی نہیں ہوا۔ وہ کون لوگ ہیں جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔ ان کی ایک تعریف آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ غیبت کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں کی برائیوں کی تلاش میں رہتے ہیں، پھر ان کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ غیبت کتنی خطرناک بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم کی ایک آیت کی تصدیق فرماتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ ایمان ان کے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ان کے اعمال کیسے ہوتے ہیں، ان اعمال سے ان کو پہچان لو کہ وہ

[1] الترغیب والترھیب۔ باب الترھیب من الغیبۃ والبھت
[2] سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ [3] مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۴۲۱

غیبت کرنے والے لوگ ہیں، وہ بھائی کی بدیوں کی تلاش میں رہنے والے اور ان کا تجسس کرنے والے لوگ ہیں۔ اور فرمایا کہ اس دنیا میں بھی ان کو اللہ تعالےٰ رسوا کرے گا اور اس کی سزا دے گا۔

پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کی خرید میں قیمتیں نہ بڑھاؤ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی نہ بیان کرو، کسی کے سودے پر سودا نہ کرو۔ ایک دوسرے کے بھائی رہ کر اللہ کے بندے بنو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ اس کی توہین کرتا ہے۔

تقوےٰ کا مقام دل ہے

آپ نے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا انسان کے شر اور اس کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقارت سے دیکھے ہر مسلمان پر حرام ہے کہ وہ کسی مسلمان کا خون بہائے یا اس کا مال ضائع کرے یا اس کی آبروریزی کرے۔[1] حضرت عثمان رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ غیبت اور چغل خوری ایمان کو اس طرح کاٹ چھانٹ دیتے ہیں جس طرح چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کے لئے درختوں کی شاخیں کاٹ کر ان کے سامنے ڈالتا ہے۔[2] آپ نے اگر ایسا درخت دیکھا ہوگا جس کو چرواہے نے کاٹ کر بھیڑ بکریوں کے سامنے ڈالا ہو تو اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا بیان فرما رہے ہیں۔ ایک دفعہ سندھ میں میں اپنی زمین کے دورہ پر گیا تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جو اردگرد باڑوں کے طور پر درخت تھے وہ پہچانے نہیں جاتے تھے، شاخیں بری طرح کٹی ہوئیں۔ عجیب بے رونقی کا عالم تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ان پر کوئی وبال پھر گیا ہے۔ میں نے منیجر سے پوچھا کہ ان درختوں کو یہ کیا ہوا ایسا لگتا ہے ان پر قیامت ٹوٹ گئی ہے۔ اور فصلیں ٹھیک ٹھاک ہیں۔ تو اس نے بتایا کہ میں نے چرواہوں کے پاس اس شرط پر بیچے تھے کہ تنے باقی رہ جائیں اور سبزی ان کی اتار لیں تو سبزی کے ساتھ وہ ٹہنیاں بھی اتار کر لے گئے۔ تو جب چرواہوں کو موقع مل جائے تو وہ درختوں کے ساتھ اس طرح کرتے ہیں۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نقشہ کھینچا کہ جو غیبت کرنے والے اور چغل خوری کرنے والے لوگ ہیں وہ اپنے ہی ایمانوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں اور پھر اس کی تفصیل ایک اور جگہ اس طرح بیان فرمائی کہ ان ان اپنے اعمال نامہ کو قیامت کے دن کھلا ہوا لائے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میری فلاں فلاں نیکیاں کہاں گئیں، وہ بھی تو میں نے کی تھیں۔ جس طرح آپ اپنا بھی کھاتہ دیکھتے ہیں، چیک کرتے ہیں۔ تو جو اسے اعمال کا کھاتہ ملے گا وہ اس میں اپنی بہت سی خوبیاں، بہت سی نیکیاں درج شدہ نہیں پائے گا تو اپنے رب سے عرض کرے گا کہ یا اللہ مجھے تو یاد ہے میں نے یہ بھی کیا تھا وہ بھی کیا تھا ان کا تو کوئی ذکر نہیں ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کا جواب دے گا کہ وہ تو تیری طرف سے لوگوں کی غیبت کرنے کے نتیجہ میں مٹا دی گئی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کیسی پیاری مثال دی ہے

کہ جس طرح چرواہا درختوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے بھیڑ بکریوں کو ڈالنے کے لئے وہی غیبت کرنے والے اپنے ایمانوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ ان میں سبزی اور رونق نہیں رہتی، شاخیں اگتی تو ہیں لیکن وہ کاٹ کر پھینک دی جاتی ہیں، اس طرح یہ لوگ اپنے ہاتھ سے اپنی نیکیوں کو تباہ کر لیتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے مشکوٰۃ میں یہ روایت[3] درج ہے کہ "دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز ادا کی۔ وہ دونوں روزہ دار تھے۔ جب حضورؐ نماز ادا فرما چکے

[1] صحیح مسلم کتاب الادب باب تحریم ظلم المسلم
[2] الترغیب والترھیب باب الترھیب من الغیبۃ والبھت
[3] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الادب باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو آپؐ نے ان دونوں کو مخاطب کرکے فرمایا اپنا وضو دوبارہ کرو اور نماز پڑھو اور یہ روزہ بھی پورا کرو اور اس کے عوض ایک اور روزہ بھی رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیوں؟ فرمایا تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔" اب قیامت کے دن خدا تعالےٰ جو سلوک فرمائے گا۔ وہ واقعہ دنیا میں کس طرح رونما ہو رہا ہوتا ہے۔ اس کا نقشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھینچ دیا۔ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اتنا مربوط مضمون ہے اور حدیث کی صحت کے لئے یہ اندرونی گواہی سب سے قوی گواہی ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے رابطہ رکھتے ہیں۔ نظم و ضبط کا ایک بڑا گہرا مضمون ہے۔ کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں۔ کلام نبوی اپنی شکل و صورت اور اپنی اندرونی اور بیرونی خوبیوں سے پہچانا جاتا ہے۔ تو دیکھئے کس طرح سارا مضمون ایک دوسرے کے ساتھ ملتا چلا جا رہا ہے۔

ایک موقع پر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ غیبت زنا سے بھی بری حرکت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے؟ یہ بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ تو آپؐ نے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے تو پھر توبہ کر لیتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے اور اسے بخش بھی دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو نہیں بخشتا جب تک کہ وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی ہے[1]۔" یہ پہلو ہے جس پہلو سے غیبت زنا سے بھی بری بن جاتی ہے۔ انسان کا واسطہ صرف رب سے رہے تو اس کو کوئی اتنا خوف نہیں ہے۔ خوف ایک معنوں میں تو صرف اللہ ہی کا ہے لیکن وہ رحم کرنے والا، اتنا بخشنے والا ہے کہ انسان اپنے رب سے رحم اور بخشش کی بہت زیادہ امید رکھ سکتا ہے بہ نسبت ایک انسان کے۔ بعض دفعہ بڑے ظالم لوگ ہوتے ہیں ان کے ہاتھ میں اگر بخشش کا معاملہ چلا جائے تو وہ تو خون چوس جائیں اور کبھی بخشنے پر آمادہ نہ ہوں اس لئے ان معنوں میں وہ گناہ جن کے بخشنے کا معاملہ انسانوں کے ہاتھ میں چلا جائے وہ بہت بڑے گناہ ہیں ان گناہوں کے مقابل پر جن گناہوں کے بخشنے کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں رہتا ہے۔

اب ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ بڑی کثرت سے غیبت کر بیٹھتے ہیں اور روز کرتے ہیں اور غیبت کو بطور چورن استعمال کیا جاتا ہے ان کے لئے اب کیا کفارہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مضمون پر کیا روشنی ڈالی ہے۔ اس بارے میں آنحضورؐ فرماتے ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

غیبت کا کفارہ

یہ ہے کہ تو اس شخص کے لئے بخشش طلب کرے جس کی تو نے غیبت کی ہے۔ اور اس کے لئے دعا مانگتا رہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ۔ باقی عمر اگر غیبت کے بداثرات سے بچنا ہے تو پھر اس کے لئے دعا کی طرف متوجہ ہوں اور یہ ایک بہت ہی عمدہ ذریعہ اصلاح ہے یعنی صرف کفارہ ہی نہیں بلکہ غیبت سے بچنے کی ایک بہت ہی پیاری ترکیب ہے۔ ورنہ جس کو غیبت کا چسکا پڑ چکا ہو اس کا اس سے باز رہنا بہت ہی مشکل کام ہے لیکن جس شخص کی آپ زیادہ غیبت کرتے ہیں اس کے لئے اگر دعا شروع کر دیں اور بطور کفارہ کے دعا شروع کر دیں تو وہ دعا آپ کی اندرونی کیفیت کو بدل دے گی، آپ کے لئے فطرتاً یہ ممکن ہی نہیں رہے گا کہ ایک طرف آپ اس کے لئے دعا کر رہے ہوں اپنی بخشش کی خاطر اور دوسری طرف اس کی غیبت بھی کر رہے ہوں تو یہ ایک بہت ہی پاکیزہ ترکیب ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی۔ کفارہ بھی ہے اور برائیوں سے بچنے کا ایک علاج بھی ہے۔

آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں۔

" غیبت کرنے والے کی نسبت قرآن کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں لیکن اس سے بچنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۴۱)

وہ آیت جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خود ترجمہ فرمایا ہے میں وہ ترجمہ پڑھ کر سنا دوں، میں نے جو آیت تلاوت کی تھی وہ یہ تھی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اس

آیت کا ترجمہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ

" بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو، ایک دوسرے کا گلہ مت کرو، کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں، اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا اور کان، آنکھ، دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" دل تو اللہ تعالےٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالےٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں خدا تعالےٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا میں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دیگا کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالےٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔"[1]

یہ جو حدیث ہے اس سے پہلے ایک اور روایت بھی ہے جو مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے اور وہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا تعلق ستاری سے قائم کیا تھا فرمایا جو شخص دنیا میں ستاری سے پیش آتا ہے اور لوگوں کے گناہوں کا دوسروں سے ذکر نہیں کرتا اور پردہ پوشی سے کام لیتا ہے اس کے ساتھ خدا یہ سلوک فرمائے گا۔ ایک اور حدیث میں یہی مضمون ایک اور طریق پر بیان ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ مضمون پیش نظر رکھا اور آخر پر بڑے عجیب طریق پر غیبت کا مضمون اس سے باندھا ہے۔

آپکا منشاء مبارک یہ ہے

کہ اللہ تعالےٰ کا دلوں سے اپنا ایک تعلق اور سلوک ہے اور وہ دلوں کی اندرونی کیفیات کو جانتا ہے، تمہیں بسا اوقات ایک انسان کے گناہ تو نظر آ جاتے ہیں لیکن تمہیں یہ پتہ نہیں کہ وہ گنہگار آدمی اپنے دل میں کیا کیا محبتیں اپنے رب سے رکھتا ہے اور کیا کیا عاجزی کرتا ہے اور کس کس طرح پیار سے، اس کی رحمت کے قدم چومتا ہے اور عرض کرتا رہتا ہے کہ اے خدا مجھ سے عفو کا سلوک فرما۔ تو دلوں کے مالک تم نہیں ہو دلوں کا مالک رب العالمین ہے جو عفو ہے جو ستار ہے جو غفور ہے جو رحیم ہے وہ بعض دفعہ ایسے گنہگار لوگوں کے دلوں پر نظر رکھتے ہوئے، ان کی بعض مخفی خوبیوں پر نگاہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ بھی فرما لیتا ہے کہ ان کی نیکیوں

(۱) مشکوٰۃ المصابیح کتاب الاداب باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم
(۲) " " " " " " " "

(۱) ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۴۱۷

ہی کا نہیں بدلوں کا بھی میں اجر دوں گا اور اچھا اجر دوں گا اور تم اپنی بدبختی میں اس کے متعلق بُری باتیں کہتے رہتے ہو۔ بُرے بُرے لفظ بولتے رہتے ہو۔ اس کے متعلق دلآزاری کی کوشش کرتے رہتے ہو، تو جس دل پر خدا کی ایسی پیار کی نظر بھی پڑ سکتی ہے کیوں تم گناہ میں ملوث ہو کر اس دل کے متعلق بُری باتیں کہتے ہو۔ یہ ہے معرفت کا نکتہ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اگرچہ بظاہر یہ بے جوڑ بات نظر آتی ہے جو سرسری نظر سے اس بات کو دیکھے کہ اس مضمون کا غیبت سے کیا تعلق ہے۔

پس جماعت احمدیہ کو

ان باریک باتوں پر نظر رکھنی چاہیئے

جو خوف سے ڈرنے والے لوگ ہیں ان کے لئے وہ حدیث کافی ہے کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے کیا سلوک ہوگا اور جو نرمی اور محبت اور پیار سے ماننے والے لوگ ہیں وہ ان باتوں پر نگاہ کریں۔ ہم تو اللہ تعالےٰ کی رحمت کے بھوکے اور اس کے فقیر ہیں۔ اور کوئی انسان نہیں ہے بڑے سے بڑے اعمال والا بھی جو اللہ تعالےٰ کی رحمت سے مستغنی ہو سکے، اس کی بخشش سے مستغنی ہو سکے۔ اس لئے ان باتوں پر نظر کر کے ہی ان بدیوں سے باز رہنے کی کوشش کریں، ان کو چھوٹا نہ سمجھیں۔ عہد بیعت میں بھی یہ بات داخل ہے کہ میں غیبت نہیں کروں گا، میں بدظنی نہیں کروں گا۔ لیکن کچھ ایسا چسکا ہے اور یہ بیماری کچھ ایسی بیماری ہے کہ گھر گھر، سینے سینے میں داخل ہوئی ہوئی ہے اور خصوصاً عورتوں میں یہ عادت اتنی ہے کہ ان سے برداشت نہیں ہوتا کہ کسی کی بُرائی دیکھیں یا سنیں اور وہ آگے نہ پہنچائیں۔ دیکھ کر پہنچانا بھی بہت بُری بات ہے لیکن سُن کر پہنچانا تو افک بھی بن جاتا ہے اور غیبت بھی بن جاتی ہے اور پھر جس کے پورے کرنے کیلئے وہ ظن بھی کرتی ہیں اور من گھڑت باتیں بنا کر بہتان میں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ بیماری مردوں میں بھی آتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارے معاشرے کا بہت بُرا حال ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے قرآن کریم سے ثابت ہے کہ یہ بیماریاں قومی شکلیں بھی اختیار کریں گی اور جب یہ قومی شکلیں اختیار کر جائیں گی اور قوموں کے تعلقات میں داخل ہو جائیں گی تو پھر

انسان کی ہلاکت کا سامان

کیا جائے گا اور تمام دنیا میں نہایت ہی ہولناک آلات کے ساتھ جنگ لڑی جائیگی اور جو خوفناک آگ کی شکل میں دنیا پر لپکے گی اور دنیا کو تباہ و برباد کر دے گی اور اس بدانجام کا تعلق اللہ تعالےٰ نے غیبت اور چغل خوری اور دل آزاری کے ساتھ رکھ دیا ہے۔ تو اس لئے اسے کوئی معمولی بات نہ سمجھیں کہ کیا فرق پڑتا ہے۔ چند باتیں کسی کے متعلق کہہ کر ذرا سا لطف اٹھا لیا۔ یہ انفرادی بیماریاں قومی بن جاتی ہیں، معاشرتی بن جاتی ہیں پھر آگے پھیل کر بین الاقوامی تعلقات میں داخل ہو جاتی ہیں جیسا کہ اب ہو چکی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں پھر وہ ایٹم بم ایجاد ہوگا جس کے متعلق قرآن کریم میں ایک پوری سورۃ مختصر لیکن بڑی تفصیل سے اس کا ذکر کرنے والی موجود ہے۔

پس آپ کو بہت ہی مضبوط ارادے اور قوی فیصلے کے ساتھ ان بدیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔ شروع میں بہت تکلیف ہوگی کیونکہ گندی سے گندی چیز کی بھی عادت ہو تو جب وہ پوری نہ ہو تو انسان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ آپ حیران ہوتے ہیں کہ افیمیوں کو کیا ہو گیا ہے، کیا بیہودہ سی چیز ہے کڑوی، گندی، مکروہ سی چیز اور عادتیں اس کے نتیجہ میں بگڑنے والی لیکن افیم کے بغیر مرتے جاتے ہیں۔ تو عادت کسی چیز کی ہو گندی سے گندی چیز کی بھی ہو جب وہ چھٹتی ہے تو بڑا تکلیف کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ سب کو شروع میں تکلیف ہوگی لیکن اس تکلیف کا علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے کہ جب غیبت کو دل چاہے تو اپنے بھائیوں کی برائی کرنے کی بجائے ان کے لئے دعا کیا کریں، دعا آپ کو ایک لذت بخشے گی۔ اس دعا کے نتیجہ میں آپ میں عظمت کردار پیدا ہوگی آپ کے دل کو تسکین حاصل ہوگی۔ اور چونکہ خلا نہیں رہ سکتا صرف بدی کو دور کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں کے ذریعہ ان بدیوں کو دور کریں

اور ان بھائیوں کے لئے دعا کے ذریعہ بدیوں کو دور کریں جن بھائیوں کو آپ کی زبانیں اور آپ کے ظن نقصان پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پر یہ بیعت کی جاتی ہے کہ میں بدظنی نہیں کروں گا، میں غیبت نہیں کروں گا، بہت سے بدقسمت اس شخص کو بھی بدظنی اور غیبت سے الگ نہیں رکھتے، چھوٹی چھوٹی آزمائشوں میں پڑ کر بھی بدظنی شروع کر دیتے۔ کوئی مقدمے کا فیصلہ ہو تو کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس نے یکطرفہ بات سنی ہے اس لئے یہ فیصلہ ہمارے خلاف دے دیا۔ فلاں خاندان سے تعلقات تھے۔ اس لئے اس نے ہمارے خلاف یہ فیصلہ دے دیا۔ تو بدظنی ایسی بلا ہے۔ کہ جس ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے کہ ہم بدظنی نہیں کریں گے اور غیبت نہیں کریں گے اسی کے ہاتھ کو بدظنی کے چاقوؤں سے کاٹا جاتا ہے۔ اس لئے بہت مستعد ہونے کی ضرورت ہے اور بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک مہم کا عالمی سطح پر احباب کو آغاز کر دینا چاہیئے کہ ہم غیبت نہیں کریں گے اور بدظنی نہیں کریں گے اور تجسس نہیں کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

گذشتہ دو خطبات میں میں نے دعا کی طرف توجہ دلائی تھی آج پھر انہیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک تو بارش کے لئے دعا جاری رکھیں اپنے ملک کے لئے بھی اور دنیا کے دیگر ممالک کے لئے بھی جہاں خشک سالی ایک بہت بڑا خطرہ بن چکی ہے۔ گذشتہ جمعہ جو ہم نے دعا کی تحریک کی تھی خاص طور پر گھانا کے متعلق بہت ہی فکر تھی وہاں جماعتیں بھی بڑی تعداد میں ہیں اور بڑے دردناک واقعات کی اطلاعات وہاں سے مل رہی تھیں تو اللہ تعالےٰ نے یہ فضل فرمایا کہ اتوار کو گھانا سے چلی ہوئی تار موصول ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے ملک میں بڑی وسیع بارش فرمائی ہے اور اس سے دل بہت خوش ہوئے ہیں۔ تو ہم بھی ان کی خوشی میں شریک ہیں اور جن ملکوں میں ابھی بارش نہیں ہوئی ان کے متعلق دعا جاری رکھیں۔

اسی طرح

عربوں کے متعلق بھی خاص طور پر دعا جاری رکھیں۔

بہت ہی پیار اور محبت ہونی چاہیئے عرب قوم کے لئے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم سے تشریف لائے۔ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچا عشق ہو تو آپ کی قوم سے محبت تو ایک طبعی بات ہے۔ کہتے ہیں لیلیٰ کے کتے سے بھی مجنوں کو پیار تھا۔ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم قوموں سے ہمیں پیار نہ ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے عربوں کے لئے بالخصوص بہت درد سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حالات بدل دے اور ان کی طرف سے ہم خوشیوں کی خبریں پائیں۔

ادائیگی میں جلدی کی جائے!

"بیوت الحمد" جشن صد سالہ جوبلی منصوبہ کا ایک حصہ ہے اور اس میں صرف پانچ سال رہ گئے ہیں۔ اس لئے بیوت الحمد کے وعدوں اور اس کی ادائیگی میں جلدی کی جائے تاکہ بروقت اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ امید ہے احباب کرام فاستبقوا الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس منصوبہ کو دعاؤں اور مالی معاونت سے کامیاب فرمائیں۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۳ تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے (ناظم اعلیٰ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ

سال اطفال و ناصرات کے سالانہ مقالے کا عنوان یہ ہے۔ اس کے لئے

ذیلی عناوین

ولادت۔ نام و نسب۔ ابتدائی حالات۔ قبول اسلام۔ اسلام کی خاطر مصائب برداشت کرنا۔ غزوات میں شمولیت۔ شہادت۔ فضائل و کمالات۔ اخلاق و عادات۔ تعلق باللہ حبِّ رسول۔ انفاق فی سبیل اللہ۔ اولاد۔

امدادی کتب

قرآن و حدیث کے علاوہ

۱۔ اردو ادارہ معارف اسلامیہ جلد نمبر ۱۲

۲۔ روشن ستارے حصہ دوم مؤلف مولانا غلام باری صاحب سیف

۳۔ سیر الصحابہ جلد دوم (حصہ مہاجرین) مولانا سعید انصاری صاحب

۴۔ حیات الصحابہ جلد اول۔ مؤلف مولانا محمد یوسف کاندھلوی

۵۔ رحمتِ دارین کے سو شیدائی۔ مؤلف۔ طالب الہاشمی

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظمین اطفال اضلاع پنجاب و سرحد

آپ کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ مورخہ ۳۰ مارچ شام ۷ بجے مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اور آپ کی ایک اہم میٹنگ ایوان محمود میں ہو رہی ہے۔ براہ کرم بروقت تشریف لائیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات

معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں

۶۔ ۳۰۔ ۲۰۰۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون 606/607

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶

رہائش :- ۴۱۸۶۴۵

۱۰۔ شادمان کالونی لاہور

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔

خصوصی رعایت

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم

ربوہ میں بارہ فیصد رعایت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے

دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعایت

شکور پارک میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں، پلیاں، مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

شکور پارک ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ۴۰ فٹ چوڑی سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔

بہترین رہائشی منصوبہ

اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوستوں جلد فائدہ اٹھائیں!

رابطہ کے لئے:

پروپرائٹر حاجی عبد السمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون نمبر: 416

ھو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ

فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹

پروپرائٹر میاں عبد اللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ سال

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ، چوک سرگودھا ضلع سارگودھا

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست دُعا

میری والدہ محترمہ گزشتہ تین ماہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب بیماری تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں بے حد پریشانی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے اللہ تعالےٰ انہیں صحت کامل سے نوازے۔ (حفیظ احمد جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت مکان

ربوہ میں اقصیٰ چوک کے نزدیک آبادی میں مکان کرایہ کے لئے خالی ہو تو وہ دواخانہ حکیم نظام جان سے رابطہ قائم کریں۔

منجانب انوار احمد جان
اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

نادر موقع

محلہ دارالبرکات ربوہ کے بالمقابل دارالرحمٰن کالونی میں پختہ ساہیوال روڈ پر نزد مسجد اقصیٰ و جلسہ گاہ مردانہ ایک کنال رقبہ پر کمرشل نقطہ نگاہ سے مارکیٹ کی طرز پر تعمیر شدہ نہایت باموقع مکان قابل فروخت ہے۔ جو بیک وقت رہائشی اور تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خواہشمند احباب اس زرّیں موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے فوری طور پر ہم سے رابطہ قائم کریں:

خدمت مرکز اقصیٰ چوک ربوہ فون 640

قائم شدہ 1954

ممتاز فین

- خوبصورت
- انتہائی بے آواز
- اعلیٰ کوالٹی اور پائیداری میں بے مثال

رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں

ڈیلرز: نذیر آئرن سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ

اکسیر اپھارہ

شفل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۳/- درجن ۲۷/- گروس ۳۰۲/۴۰ روپے بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے

کیور ویٹو ویٹرنری گائیڈ ۲/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ناصر کنڈر گارٹن

دارالرحمت وسطی : ربوہ

نرسری سے پانچویں کلاس تک

انگریزی۔ دینیات کی پڑھائی نرسری سے ہی شروع ہو جاتی ہے

داخلہ شروع ہے

: پرنسپل :

ناصر پبلک سکول

دارالرحمت وسطی : ربوہ

چھٹی کلاس سے دسویں کلاس تک

داخلہ یکم اپریل ۱۹۸۴ء سے شروع ہے

سائنس لیبارٹری کا مکمل انتظام ہے۔

(پرنسپل)

مجید ٹاؤن

رہائشی منصوبہ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

سُرمہ طفیل ۱۱/- روپے

کورس ۳ شیشی

عرق نور ۲۰/- بمعہ ڈبی	مفید معدہ ۶/-
اکسیر کثرت باہ شباب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-	حب بواسیر قیمت ۸۴/- گولی ۲۸/-
اکسیر دمہ توڑ	حبوب اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے
اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/-	سُرمہ شفا نور ۲/۵۰
اکسیر کھانسی و نزلہ ۶/-	ہاضمینا سیرپ ۵/- روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی۔

دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ) معرفت کوٹھہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گول بازار ربوہ

لاہور، اسلام آباد سے:

شاپنگ بند

اب عینکوں کی خریداری ہم ربوہ سے ہی کرینگے کیونکہ شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو کے پاس جدید ورائٹی بھی ہے اور دام حیرت انگیز طور پر کم

شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو (فیصل آباد والے)

نزد مسجد مہدی گولبازار ربوہ

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں

بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے

ہماری خدمات حاصل کریں

ایم۔ احمد اینڈ کمپنی

(کالری اونرز)

2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)

فون: کوئٹہ: دفتر 73048، گھر: 73015

" لاہور: دفتر 52836، گھر: 306236

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

پُر امید واحد علاج گاہ

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

فون ربوہ ۵۵۸

فون: ۷۳۹۹۷

اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس۔ ۲۲۲